السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ محمد رمضان کے چھ بیٹے ہیں جس میں سے 4 اکٹھے اور 2 جدا جدا ہیں، عرض یہ ہے کہ جو بیٹے الگ ہیں وہ اپنے والد کو گھر سے نکالنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ گھر ہمارا ہے اس گھر کی جگہ ہماری ہے، اور باپ کو گھر سے زبردستی نکال دینا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر نہیں نکلتے تو پھر ہمیں اس کی قیمت ادا کرو۔

شریعت محمدی کے مطابق اس جگہ کا حقدار بیٹا ہے یا باپ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ اس جگہ کا مالک باپ ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے :

((أنت ومالک لابیک)) مسند احمد ۲۰٤/۲ وسنن ابی داود کتاب البیوع باب الرجل یاکل من مال ولدہ 'رقم الحدیث ۳۵۳۰ سنن ابن ماجہ کتاب التجارات 'باب ماللرجل من مال ولدہ 'رقم : ۲۲۹۱.

''نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا تھا کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کی ملکیت ہو۔''

باپ کے ہوتے ہوئے بیٹا کسی بھی چیز کا حقدار نہیں ہے اس لیے اس جگہ کا حقیقی مالک محمد رمضان ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 556

محدث فتویٰ